

نظم

نظم کے معنی ”انتظام، ترتیب یا آرائش“ کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مد مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام اصناف شامل ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام اصناف میں کی جانے والی شاعری کو ”نظم“ کہتے ہیں۔

نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے جب کہ مختصر نظموں میں یہ ارتقا واضح نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں ابھرتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں بھی نظمیں کہی گئی ہیں۔ نظم گو شعرا کے یہاں ترکیب بند اور ترجیع بند کی ہیئت بہت مقبول رہی ہے۔ ان دنوں معرّاء، آزاد اور نثری نظم کی ہیئت کا چلن عام ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں:

1۔ پابند نظم

ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا التزام پایا جائے، پابند نظمیں کہلاتی ہیں۔

2۔ نظم معرّا

ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرّا کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔ آج کل اسے نظم معرّا ہی کہا جاتا ہے۔

3۔ آزاد نظم

ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی جاتی ہے، نہ ہی تمام مصرعے برابر ہوتے ہیں یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں تاہم بحر کی پابندی کی جاتی ہے۔

4۔ نثری نظم

نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی وزن کی۔ آج کل نثری نظم کا رواج دنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔

برج نرائن چکبست

(1882 – 1926)

برج نرائن چکبست فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی اور وہیں وکالت کرنے لگے۔ ان کا انتقال رائے بریلی میں ہوا اور آخری رسوم لکھنؤ میں ادا کی گئیں۔

چکبست، میرائیس کے اُسلوب شاعری سے زیادہ متاثر تھے۔ اُن کے کلام میں سادگی، سلاست، روانی اور ایک مترنم فضا پائی جاتی ہے۔ چکبست نے بھی شاعری کا آغاز غزل سے کیا، بعد میں حُب الوطنی کے جذبے کے تحت قومی نظمیں لکھنے لگے۔ اُن کی نظموں میں قدرتی مناظر کی عکاسی، بیداری وطن کے جذبات، آزادی کی تڑپ اور درد مندی کے پہلو نمایاں ہیں۔ چکبست نے احباب، بزرگوں اور قومی رہنماؤں کے مرثیے بھی لکھے ہیں اور اُن کی سیرت کی عمدہ عکاسی کی ہے۔ ’صبح وطن‘ ان کے مجموعے کا نام ہے۔



5286CH14

پھول مالا

داغِ تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز
تم اس انداز کے دھوکے میں نہ آنا ہرگز
ایسے پھولوں سے نہ گھر اپنا سجانا ہرگز
خاک میں غیرتِ قومی نہ ملانا ہرگز
ساتھ دیتا نہیں ایسوں کا زمانا ہرگز
ایسے اخلاق پہ ایمان نہ لانا ہرگز
قوم کا نقش نہ چہرے سے مٹانا ہرگز
اُن کی خاطر سے یہ ذلت نہ اُٹھانا ہرگز
پردہ شرم کو دل سے نہ اُٹھانا ہرگز
مول اس کا نہیں قاروں کا خزانہ ہرگز
اس محبت کے شوالے کو نہ ڈھانا ہرگز
اس کو تفریح کا مرکز نہ بنانا ہرگز
تم ہو دمنیت، یہ دولت نہ اُٹھانا ہرگز
تم یہ سوتے ہوئے فتنے نہ جگانا ہرگز
یہ ہیں معصوم، انھیں بھول نہ جانا ہرگز
پاس مردوں کے نہیں ان کا ٹھکانا ہرگز
دلیس کے باغ سے نفرت نہ دلانا ہرگز
راگ ایسا کوئی ان کو نہ سکھانا ہرگز

رَوشِ خام پہ مردوں کی نہ جانا ہرگز
نام رکھا ہے نمائش کا ترقی و رفارم
رنگ ہے جن میں، مگر بوئے وفا کچھ بھی نہیں
نقل یورپ کی مناسب ہے، مگر یاد رہے
خود جو کرتے ہیں زمانے کی روش کو بدنام
خود پرستی کو لقب دیتے ہیں آزادی کا
رنگ و روغن تمھیں یورپ کا مبارک لیکن
جو بناتے ہیں نمائش کا کھلونا تم کو
رُخ سے پردے کو ہٹایا، تو بہت خوب کیا
تم کو بخشتا ہے جو قدرت نے حیا کا زیور
دل تمھارا ہے وفاؤں کی پرستش کے لیے
پوجنے کے لیے مندر ہے جو آزادی کا
نقدِ اخلاق کا ہم نل کی طرح ہار چکے
خاک میں دفن ہیں مذہب کے پرانے پاکھنڈ
اپنے بچوں کی خبر قوم کے مردوں کو نہیں
اُن کی تعلیم کا مکتب ہے تمھارا زانو
کاغذی پھول ولایت کے دکھا کر ان کو
نغمہ قوم کی لے جس میں سما ہی نہ سکے

پروش قوم کی دامن میں تمھارے ہوگی
 گویا زگوں میں تمھارے نہیں اُس وقت کا رنگ
 یاد اس فرض کی دل سے نہ بھلانا ہرگز
 ان ضعیفوں کو نہ ہنس ہنس کے رُلانا ہرگز
 ہوگا پرلے، جو گرا آنکھ سے ان کی آنسو
 ہم تمھیں بھول گئے، اس کی سزا پاتے ہیں
 بچنے سے نہ یہ طوفان اٹھانا ہرگز
 تم ذرا اپنے تئیں بھول نہ جانا ہرگز
 کس کے دل میں ہے وفا؟ کس کی زباں میں تاثیر؟
 نہ سنا ہے، نہ سنو گی یہ فسانا ہرگز!

(پنڈت برج نرائن چکبست)

مشق

لفظ و معنی

غلط راہ	:	روش خام
انگریزی لفظ Reform یعنی اصلاح، سدھار	:	رفارم
بالکل	:	ہرگز
شرم	:	غیرت
ایک دولت مند بادشاہ کا نام	:	قارون
عبادت	:	پرستش
مدرسہ	:	مکتب
قیامت	:	پرلے
دھبّا، مراد بدنامی	:	داغ
اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنا	:	خود پرستی

لقب :	نام
رنگ و روغن :	مراد سجاوٹ کا سامان، بچنا سنورنا
نقد اخلاق :	اخلاق، شرافت کا سرمایہ
پاکھنڈ :	دکھاوا، غلط مذہبی رسمیں، دھوکا دھڑی
زانو :	ران، جانگھ
پرلے :	قیامت، دنیا کا آخری دن
تل و دہشتی :	ہندو دیومالا کے دو کردار

سوالات

- 1- 'داغ تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز' شاعر نے یہ کیوں کہا ہے؟
- 2- یورپ کی نقل کرنے کو کیوں منع کیا گیا ہے؟
- 3- دل سے پردہ شرم اٹھانے کا کیا مطلب ہے؟
- 4- اس نظم میں شاعر نے کیا بات کہنا چاہی ہے؟

زبان و قواعد

- جس طرح اسم کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اسم معرفہ، اسم نکرہ اسی طرح ضمیر جو اسم کی جگہ بولا جاتا ہے جیسے، وہ، تم، میں، اس کا، انھوں نے وغیرہ کی کئی قسمیں قواعد کی زبان میں بیان کی جاتی ہیں۔ اس نظم میں ضمیر کی قسمیں پہچانیے۔ جس سے پتا چل سکے کہ ضمیر متکلم، حاضر اور غائب کہاں کہاں استعمال ہوئے ہیں۔
- روش خام، پردہ شرم، نغمہ قوم، غیرت قومی جیسے اضافی مرکبات کی وضاحت کیجیے۔

☆ نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

پرستش شوالے پاکھنڈ تاثیر مکتب زانو

غور کرنے کی بات

ترقی کے نام پر یورپ کی نقل کر کے ہم اپنی تہذیب اور ثقافت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ آنے والی نسلوں کے اخلاقی اقدار کے لیے ہمیں خود کو اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہوگا۔

عملی کام

☆ نیچے لکھے اشعار کی تشریح کیجیے:

روشن خام پہ مردوں کی نہ جانا ہرگز	داغِ تعلیم میں اپنی نہ لگانا ہرگز
نقلِ یورپ کی مناسب ہے، مگر یاد رہے	خاک میں غیرتِ قومی نہ ملانا ہرگز
خود پرستی کو لقب دیتے ہیں آزادی کا	ایسے اخلاق پہ ایمان نہ لانا ہرگز
دل تمھارا ہے وفاؤں کی پرستش کے لیے	اس محبت کے شوالے کو نہ ڈھانا ہرگز
اپنے بچوں کی خبر قوم کے مردوں کو نہیں	یہ ہیں معصوم، انھیں بھول نہ جانا ہرگز